AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

معاصر اردو تحقیقی مضامین میں شہری دفاع: فقہ السیرۃ کے تناظر میں تجزیاتی جائزہ

An Analytical Review of Contemporary Research Articles on Civil Defense in the Perspective of Fiqh al-Seerah.

Ashiq Hussain
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, NCBA&E Lahore, Sub Campus Multan
cdlodhran@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Hassan Mahmood
Lecturer in Islamic Studies, University of Education, Lahore (Vehari Campus)
hassan.mahmood@ue.edu.pk

Abstract
In the realm of current security discussions, the role of civil defence has gained significant prominence as a crucial pillar for protecting society from a wide array of dangers. These threats encompass armed hostilities, acts of terrorism, industrial mishaps, environmental perils, and natural calamities. Although a substantial portion of existing academic literature tends to scrutinize civil defence through the prisms of administration, law, and disaster management protocols, there remains a notable gap regarding the exploration of the ethical and conceptual bases that underpin the protection of civilians. This research undertakes a detailed analytical review of modern Urdu scholarly articles that delve into the theories and operational aspects of civil defence. The examination is conducted through the interpretive lens of Fiqh al-Seerah, which represents the jurisprudential insights extracted from the biographical accounts of Prophet Muhammad (peace be upon him). The study deliberately avoids comparative analyses or critical assessments of differing traditions; instead, it concentrates exclusively on elucidating how contemporary Urdu academic works articulate themes of civilian safety, readiness for emergencies, and the notion of collective duty within the framework of modern civil defence discourse.The results of this inquiry reveal that the Urdu research articles under review characterize civil defence as far more than a mere technical setup or bureaucratic institution. Rather, they depict it as an expansive societal framework intended to preserve human life and uphold social equilibrium during periods of crisis. Prominent themes that consistently emerge within this body of literature include measures for preventive readiness, active participation at the community level, coordination among institutions, the cultivation of social trust, and strategies for recovery following a crisis. Together, these components illustrate a holistic comprehension of civil protection that underscores the importance of social accountability and structured communal efforts, values that find strong ethical alignment with the principles embodied in the Muhammadan model.

Keywords: Civil Defence, Fiqh al-Seerah,Civilian Protection, Disaster Preparedness, Community Participation, Institutional Coordination,Social Resilience

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تمہید(Introduction)

اس تحقیقی آرٹیکل میں معاصر اردو تحقیقی جرائد میں شائع شدہ ان مضامین کا تجزیاتی جائزہ پیش کیا جائے گا جو شہری دفاع اور اس کے متعلقہ موضوعات کو **فقہ السیرۃ** کے اصولوں کے تناظر میں بیان کرتے ہیں۔ شہری دفاع ایک تکنیکی یا انتظامی عمل سے بڑھ کر ایک ایسا نظام ہے جو انسانی جانوں کی حفاظت، کمیونٹی کی حفاظت، اور بحران کے دوران اخلاقی اور عملی ذمہ داری کے بنیادی اصولوں پر استوار ہے۔اس مطالعے میں صرف وہ تحقیقی آرٹیکلز شامل کیے گئے ہیں جو علمی جرائد میں شائع ہوئے اور شہری دفاع، سماجی تحفظ، آفات کے رد عمل، اور کمیونٹی کی ذمہ داری جیسے موضوعات پر فقہ السیرۃ کے عملی اور اخلاقی اصولوں کے ساتھ بحث کرتے ہیں۔ اگرچہ اردو لٹریچر میں شہری دفاع کے موضوع پر متعدد کتب، تھیسز، رسائل اور اخباری مضامین موجود ہیں، اس تحقیق میں صرف وہ مواد زیرِ بحث ہے جو علمی جرائد کے معیاری ریویو کے عمل سے گزرا ہو اور جس میں علمی تجزیہ اور منطقی مباحث موجود ہوں۔

یہ آرٹیکل اردو تحقیقی لٹریچر میں موجود تجزیاتی رجحانات کو واضح کرتے ہوئے شہری دفاع کے عملی، سماجی اور اخلاقی پہلوؤں کا ایک مربوط فریم ورک پیش کرے گا۔ مطالعے کے ذریعے یہ ظاہر کیا جائے گا کہ کس طرح نبی ﷺ کے عملی ماڈل اور اخلاقی اصول شہری دفاع کے عصری مسائل کے حل اور کمیونٹی کی ذمہ داری کی ترغیب کے لیے موزوں ہیں، اور اس سے اردو علمی جرائد میں شہری دفاع کے حوالے سے موجود علمی مباحث کو مستحکم اور معیاری بنیاد فراہم ہوتی ہے۔

فقہ ُالسیرۃ اور شہری دفاعی اردو لٹریچر

معاصر شہری دفاع کے اردو لٹریچر کا جائزہ لیتے وقت ایک بنیادی منہجی سوال سامنے آتا ہے کہ اس پورے علمی مواد کو کس فکری اور علمی زاویے سے سمجھا جائے۔ چونکہ شہری دفاع کا موضوع صرف انتظامی یا تکنیکی نہیں بلکہ انسانی تحفظ، سماجی نظم اور اجتماعی ذمہ داری سے گہرا تعلق رکھتا ہے، اس لیے اس کے مطالعے کے لیے ایک ایسا فکری فریم ورک درکار ہوتا ہے جو تاریخی تجربے، اخلاقی اصول اور عملی تدابیر کو یکجا کر سکے۔ اسی تناظر میں فقہ ُالسیرۃ ایک نہایت موزوں اور جامع منہج کے طور پر سامنے آتی ہے۔ فقہ ُالسیرۃ دراصل سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات اور اقدامات سے ایسے اصول و ضوابط اخذ کرنے کا نام ہے جو انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں رہنمائی فراہم کریں۔ اس کا مقصد صرف سیرت کے واقعات کو بیان کرنا نہیں بلکہ ان واقعات کے اندر موجود حکمت، اصول اور سماجی دلالت کو سمجھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی علمی روایت میں سیرتِ نبوی ﷺ کو محض تاریخی روایت نہیں بلکہ عملی شریعت اور تمدنی رہنمائی کا سرچشمہ سمجھا جاتا ہے۔[1]

اس زاویے سے جب معاصر شہری دفاعی لٹریچر کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ جدید شہری دفاع کے بنیادی اصول جیسے خطرات کی پیشگی تیاری، شہری آبادی کا تحفظ، رضاکارانہ خدمات، سماجی تعاون اور بحران کے بعد بحالی درحقیقت ایسے ہی تصورات ہیں جو سیرتِ نبوی ﷺ میں عملی صورت میں موجود تھے۔ مدینہ کی ریاست کے دفاعی انتظامات اس کی نمایاں مثال ہیں، جہاں داخلی نگرانی، حفاظتی پہرہ داری، دشمن کی نقل و حرکت کی معلومات حاصل کرنا اور کمزور طبقات کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا جیسے اقدامات اختیار کیے گئے۔ ان تدابیر کا مقصد صرف جنگی کامیابی نہیں بلکہ شہری معاشرے کو نقصان سے محفوظ رکھنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض معاصر محققین

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نے ان اقدامات کو شہری دفاع کے ابتدائی نمونوں کے طور پر تعبیر کیا ہے۔ اس تناظر میں سیرتِ نبوی ﷺ میں غزوۂ خندق کے موقع پر مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا فیصلہ محض ایک عسکری حکمتِ عملی نہیں بلکہ شہری دفاع کی پیشگی تدبیر کی ایک نمایاں مثال سمجھا جاتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں دفاعی تدابیر کو صرف جنگی ضرورت نہیں بلکہ اجتماعی تحفظ کے ایک وسیع تر اصول کے طور پر دیکھا گیا۔[2]

اردو لٹریچر میں شہری دفاع کے موضوع پر جو علمی مواد موجود ہے وہ زیادہ تر دو نوعیت کا ہے۔ پہلی نوعیت سرکاری یا تربیتی نوعیت کے لٹریچر پر مشتمل ہے جس میں شہری دفاع کی عملی سرگرمیوں—مثلاً ابتدائی طبی امداد (First Aid)، آگ بجھانے کے طریقے، انخلاءِ آبادی (Evacuation)، ریسکیو خدمات اور ہنگامی انتظامات کا بیان ملتا ہے۔ دوسری نوعیت مذہبی یا فکری تحریروں کی ہے جن میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی تحفظ اور دفاعی تدابیر پر گفتگو کی جاتی ہے۔ تاہم ان دونوں نوعیتوں کے درمیان ایک فکری خلا بھی موجود ہے، کیونکہ عملی لٹریچر میں نظریاتی اور اخلاقی بنیاد کمزور ہوتی ہے جبکہ مذہبی تحریروں میں ادارہ جاتی اور عملی پہلو نسبتاً کم زیر بحث آتے ہیں۔ فقہُ السیرۃ کا زاویہ ان دونوں دائروں کے درمیان ایک فکری ربط پیدا کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ انسانی تحفظ اور دفاعی تدابیر کے اصول اسلامی تعلیمات میں بھی موجود ہیں اور معاصر شہری دفاع کے نظام میں بھی۔[3]

اسی لیے معاصر اردو شہری دفاعی لٹریچر کا فقہُ السیرۃ کے تناظر میں جائزہ لینا صرف ایک علمی تجزیہ نہیں بلکہ ایک تحقیقی ضرورت بھی ہے۔ اس طریقۂ مطالعہ کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی نمونے کس طرح جدید شہری دفاعی نظام کے اصولوں سے ہم آہنگ ہیں اور کس حد تک ان سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور قرآن کریم میں ایک انسان کی جان بچانے کو پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ یہی اصول معاصر شہری دفاع کے بنیادی مقصد کے طور پر بھی سامنے آتا ہے، جہاں شہری آبادی کو جنگ یا آفات کے خطرات سے محفوظ رکھنے اور بحران کے بعد ان کی بحالی کو بنیادی ہدف سمجھا جاتا ہے۔ بین الاقوامی انسانی قانون بھی شہری دفاع کو انہی انسانی مقاصد کے تحت متعین کرتا ہے اور اس کے اہم فرائض میں شہریوں کو خطرات سے بچانا، ہنگامی امداد فراہم کرنا اور زندگی کی بنیادی ضروریات کو بحال کرنا شامل کرتا ہے۔[4]

اردو علمی روایت میں اس موضوع پر چند تحقیقی کام ایسے بھی ملتے ہیں جن میں شہری دفاع کے اسلامی تصور کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں پیش کیا گیا تحقیقی مقالہ *اسلامی ریاست میں شہری دفاع کا تصور اور معاصرانہ تطبیق کا جائزہ* اس حوالے سے ایک اہم علمی کاوش ہے۔ اس تحقیق میں قرآن، حدیث اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں شہری دفاع کے تصور کو بیان کیا گیا ہے اور یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی ریاست میں دفاعی تدابیر صرف عسکری نوعیت تک محدود نہیں تھیں بلکہ ان میں شہری معاشرے کے تحفظ، سماجی تعاون اور خدمتِ انسانیت کے عناصر بھی شامل تھے۔ اس تحقیق کے مطابق شہری دفاع کا مقصد صرف جنگی حالات میں شہریوں کی حفاظت نہیں بلکہ امن کے زمانے میں بھی ایسے اقدامات اختیار کرنا ہے جو معاشرے کو ممکنہ خطرات سے محفوظ رکھ سکیں۔[5]

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس پورے جائزے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ فقہُ السیرۃ کے زاویے سے معاصر شہری دفاعی اردو لٹریچر کا مطالعہ نہ صرف اس موضوع کی فکری بنیادوں کو واضح کرتا ہے بلکہ اسے ایک جامع علمی فریم ورک میں بھی منظم کرتا ہے۔ اس طریقۂ مطالعہ کے ذریعے سیرتِ نبوی ﷺ کے تاریخی تجربے اور معاصر شہری دفاع کے ادارہ جاتی نظام کے درمیان ایک بامعنی ربط قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح شہری دفاع کا تصور صرف ایک تکنیکی یا انتظامی سرگرمی نہیں رہتا بلکہ ایک اخلاقی، سماجی اور انسانی ذمہ داری کی صورت اختیار کر لیتا ہے جس کی بنیاد انسانی جان کے تحفظ، اجتماعی تعاون اور معاشرتی استحکام جیسے اصولوں پر قائم ہوتی ہے۔

فلسفہ توکل کے تناظر میں عہد نبوی کے دفاعی اقدامات

محقق کا یہ آرٹیکل، "فلسفہ توکل کے تناظر میں عہد نبوی کے دفاعی اقدامات کا تحقیقی جائزہ"، الدرر، ریسرچ جرنل، جلد 3، شمارہ 1، جنوری تا جون 2023 میں شائع ہوا، شہری اور دفاعی اقدامات کی اسلامی نظریاتی بنیاد کو عہد نبوی ﷺ کی عملی سیرت کے ساتھ جوڑ کر پیش کرتا ہے۔ آرٹیکل فلسفہ توکل کو صرف روحانی یا نظریاتی اصول کے طور پر نہیں بلکہ مسلمان کمیونٹی کے دفاع، منصوبہ بندی، اور عملی حکمت عملی کے لیے بنیادی فریم ورک کے طور پر پیش کرتا ہے۔ محقق نے عہد نبوی کے مختلف دفاعی اقدامات، جیسے جنگ بدر، جنگ احد، اور صلح حدیبیہ کے دوران فوجی اور غیر فوجی حکمت عملیوں کا تجزیہ کیا ہے اور انہیں توکل اور انسانی حکمت عملی کے امتزاج کے تناظر میں سمجھا ہے۔

تحقیقی نقطہ نظر میں یہ آرٹیکل اہمیت اس لحاظ سے رکھتا ہے کہ اس نے فقہی اور اخلاقی اصولوں کو عملی دفاعی اقدامات کے ساتھ مربوط کیا اور یہ واضح کیا کہ نبی ﷺ کے دور میں دفاعی تیاری میں روحانی اعتماد اور عملی منصوبہ بندی دونوں یکساں اہمیت رکھتے تھے۔ محقق نے تاریخی واقعات اور قرآنی / حدیثی حوالوں کی بنیاد پر یہ ثابت کیا ہے کہ توکل کا فلسفہ دفاعی عمل میں سستی یا غیر ذمہ داری کا سبب نہیں بلکہ منظم حکمت عملی، مشاورت، اور کمیونٹی کی ذمہ داری کے اصولوں کے نفاذ کی ضمانت ہے۔[6]

یہ آرٹیکل اردو علمی لٹریچر میں دفاعی فلسفہ اور اسلامی اخلاقی اصولوں کے امتزاج پر ایک نادر اور مستند تجزیاتی حوالہ فراہم کرتا ہے، جو معاصر مسلمان معاشروں میں شہری دفاع، کمیونٹی سیکورٹی، اور اخلاقی رہنمائی کے مطالعے کے لیے اہم ہے۔

اسلامی قوانینِ دفاع کی معنویت عہدِ حاضر میں

معاصر دور میں دفاعی قوانین اور سیکیورٹی کے اسلامی تصور پر ہونے والی تحقیقات میں سعید الحق جدون اور بخت شید کا تحقیقی مقالہ "اسلامی قوانینِ دفاع کی معنویت عہدِ حاضر میں" قابلِ توجہ ہے۔ یہ مقالہ علمی و تحقیقی جریدے **فکر و نظر** (اسلام آباد) کی جلد 53، شمارہ 2 میں شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگاروں نے اس تحقیق میں جدید ٹیکنالوجی کے تناظر میں دفاعی نظام کے بدلتے ہوئے تقاضوں کا جائزہ لیا ہے اور اس بات کو واضح کیا ہے کہ معاصر دور میں دفاعی حکمتِ عملی محض عسکری قوت تک محدود نہیں رہی بلکہ اس میں انٹیلیجنس نظام، جدید مواصلاتی ذرائع اور سیکیورٹی کے جدید آلات بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس تحقیق میں جدید اسلحہ، جنگی ٹیکنالوجی اور انٹیلیجنس نظام کے مثبت و منفی اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے اسلامی فقہاء کی آراء کی روشنی میں دفاعی اصولوں کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالہ نگاروں کا استدلال ہے کہ اسلامی تعلیمات میں دفاعی نظام صرف جنگی کارروائیوں تک محدود نہیں بلکہ اس میں ریاستی

سلامتی، معاشرتی تحفظ اور خطرات کی پیشگی روک تھام بھی شامل ہے[7]۔ اسی تناظر میں جدید تعلیمی اور تربیتی اداروں میں دفاعی آگاہی اور سیکیورٹی کے نظام کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں دفاعی قوانین کو جدید سیکیورٹی اور انٹیلیجنس نظام کے ساتھ جوڑ کر دیکھا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی دفاعی اصول معاصر شہری دفاعی نظام کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا دفاعی نظام

سیرتِ نبوی کے عسکری اور دفاعی پہلوؤں پر ہونے والی تحقیقات میں حافظ محمد یونس کا تحقیقی مضمون "رسول اللہ ﷺ کا دفاعی نظام" ایک اہم مطالعہ ہے۔ یہ مضمون علمی جریدے **فکر و نظر** کے جلد 17، شمارہ 9 میں سن 1980ء میں شائع ہوا۔ اس مقالے میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کی قیادت میں اسلامی ریاست کے دفاعی نظام کا تجزیہ کرتے ہوئے مختلف غزوات کے مواقع پر اختیار کی گئی تدابیر کو بیان کیا ہے۔

مضمون میں خاص طور پر مدینہ کی اسلامی ریاست کے دفاعی انتظامات، نگرانی کے نظام، دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے طریقوں اور اجتماعی دفاع کے اصولوں کو واضح کیا گیا ہے۔ مصنف کے مطابق نبی کریم ﷺ نے دفاعی حکمتِ عملی میں پیشگی تیاری، معلومات کے حصول اور اجتماعی نظم کو بنیادی اہمیت دی[8]۔ یہ اصول دراصل جدید شہری دفاع کے بنیادی تصورات سے ہم آہنگ ہیں، کیونکہ شہری دفاع کا مقصد بھی ممکنہ خطرات کے پیشِ نظر شہری آبادی کو محفوظ رکھنے اور ہنگامی حالات میں اجتماعی ردِّ عمل کو منظم کرنا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دفاعی اور عسکری حکمتِ عملی

شاہ مصباح الدین شکیل کا تحقیقی مضمون "رسول اللہ ﷺ کی دفاعی اور عسکری حکمتِ عملی" سیرتِ نبوی کے عسکری پہلوؤں پر ایک اہم تحقیقی مطالعہ ہے۔ یہ مضمون العالمی ریسرچ جرنل کی جلد 3، شمارہ 3 میں سن 2000ء میں شائع ہوا۔ مصنف نے اس تحقیق میں نبی کریم ﷺ کی مختلف جنگوں اور غزوات کے دوران اختیار کی گئی عسکری اور دفاعی حکمتِ عملیوں کا تجزیہ کیا ہے۔

مضمون نگار کے مطابق نبی کریم ﷺ کی عسکری قیادت کی بنیادی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں حالات کے مطابق حکمتِ عملی اختیار کرنے، دشمن کی قوت کا صحیح اندازہ لگانے اور غیر ضروری تباہی سے اجتناب کرنے کے اصولوں کو ملحوظ رکھا گیا۔ مصنف نے بدر، احد اور خندق جیسے معرکوں کی مثالوں کے ذریعے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی دفاعی حکمتِ عملی میں منصوبہ بندی، نظم اور اجتماعی تعاون کو بنیادی اہمیت حاصل تھی[9]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس میں دفاعی حکمتِ عملی کے ان اصولوں کو اجاگر کیا گیا ہے جو جدید شہری دفاعی نظام کے لیے بھی رہنما اصول فراہم کرتے ہیں۔

صلح حدیبیہ: آنحضرت ﷺ کی سیاسی، معاشرتی اور دفاعی حکمتِ عملی

بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر فضل ربی اور ارم سلطانہ کا تحقیقی مضمون "صلح حدیبیہ: آنحضرت ﷺ کی سیاسی، معاشرتی اور دفاعی حکمتِ عملی" سیرتِ نبوی کے ایک اہم تاریخی واقعہ کے تناظر میں دفاعی حکمتِ عملی کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔ یہ مضمون 14 صفحات پر مشتمل ہے

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اور **البصریہ ریسرچ جرنل** کی جلد 30، شمارہ 5 میں سن 2014ء میں شائع ہوا۔

اس تحقیق میں مصنفین نے صلح حدیبیہ کے تاریخی پس منظر اور اس کے سیاسی و دفاعی اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس معاہدے کے ذریعے ایک ایسی حکمتِ عملی اختیار کی جس نے طویل المدتی امن اور استحکام کی راہ ہموار کی۔ مصنفین کے مطابق صلح حدیبیہ دراصل ایک دفاعی اور سیاسی بصیرت کا مظہر تھا جس کے ذریعے مسلمانوں کو طاقت کے استعمال کے بجائے حکمت اور تدبر کے ذریعے کامیابی حاصل ہوئی[10]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ مثال اس بات کو واضح کرتی ہے کہ بعض اوقات دفاعی حکمتِ عملی کا بہترین طریقہ براہِ راست تصادم کے بجائے امن اور استحکام کو ترجیح دینا ہوتا ہے، تاکہ انسانی جانوں کا تحفظ ممکن بنایا جا سکے۔

قیامِ امن میں جدید ریاستی اداروں کا کردار تعلیمات قران کی روشنی میں ایک تجزیہ

ڈاکٹر غلام رسول زاہد اور ڈاکٹر علی اکبر الازہری کا یہ تحقیقی مضمون العرفان تحقیقی مجلہ جولائی تا دسمبر 2022 کے شمارہ میں شائع ہوا۔ یہ ایک اہم علمی مطالعہ ہے۔ یہ مضمون تقریباً 15 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تحقیق میں مصنفین نے قومی دفاعی اداروں کے کردار کو امن کے قیام اور ریاستی استحکام کے تناظر میں بیان کیا ہے۔

مقالہ نگاروں کے مطابق جدید ریاستی نظام میں دفاعی اداروں کا کردار صرف بیرونی خطرات سے تحفظ تک محدود نہیں بلکہ داخلی سلامتی، سماجی استحکام اور بحران کے وقت عوامی تحفظ کو یقینی بنانا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ قومی دفاعی ادارے اور شہری دفاع کے ادارے باہمی تعاون کے ذریعے ایک ایسا جامع سیکیورٹی نظام قائم کر سکتے ہیں جو ریاستی استحکام اور عوامی تحفظ کو یقینی بنائے[11]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس میں قومی دفاعی نظام اور شہری دفاع کے باہمی تعلق کو اجاگر کیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ ریاستی سلامتی اور شہری تحفظ دراصل ایک دوسرے سے مربوط تصورات ہیں۔

دفاعِ پاکستان کی جنگی حکمتِ عملی: سیرتِ نبوی کی روشنی میں

معاصر دفاعی مباحث میں سیرتِ نبوی کو رہنما اصول کے طور پر پیش کرنے والی تحقیقات میں عدنان ملک اور محمد دلشاد کا تحقیقی مضمون "دفاعِ پاکستان کی جنگی حکمتِ عملی: سیرتِ نبوی کی روشنی میں قابلِ ذکر ہے۔ یہ مضمون علمی جریدے **الثقافۃ الاسلامیہ** کی جلد 44، شمارہ 4 میں شائع ہوا۔ اس تحقیق میں مصنفین نے پاکستان کے دفاعی تقاضوں کو سیرتِ نبوی کے اصولوں کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی عسکری حکمتِ عملی محض جنگی کارروائی تک محدود نہیں بلکہ اس میں دفاعی تیاری، نظم و ضبط اور اجتماعی تحفظ کے اصول بھی شامل ہوتے ہیں۔

مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی میں پیشگی منصوبہ بندی، اطلاعاتی نظام اور اجتماعی نظم کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ مصنفین کے مطابق سیرتِ نبوی میں اختیار کیے گئے دفاعی اصول معاصر ریاستی دفاعی حکمتِ عملی کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں مضمون میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اسلامی جنگی اصولوں کا مقصد صرف دشمن کا مقابلہ کرنا نہیں بلکہ انسانی جانوں کے تحفظ اور معاشرتی استحکام کو یقینی بنانا بھی ہے[12]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس

میں قومی دفاعی حکمتِ عملی اور شہری تحفظ کے درمیان موجود تعلق کو اجاگر کیا گیا ہے۔

اسلامی نظام دفاع اور عہدِ جدید

اسلامی دفاعی نظریات اور معاصر جنگی حالات کے تقابلی مطالعے میں ذیبا افتخار کا تحقیقی مضمون "اسلامی نظامِ دفاع اور عہدِ جدید" ایک اہم علمی کاوش ہے جو **مجلہ معارف** کے تحقیقی شمارے، جلد 8، شمارہ 1 (2018ء) میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفہ نے قدیم جنگی روایات اور عصرِ حاضر کی جنگی حکمتِ عملی کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے اسلامی نظامِ دفاع کی بنیادی خصوصیات کو واضح کیا ہے۔

مضمون میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگی معاملات میں نظم و ضبط، منصوبہ بندی اور انسانی جانوں کے احترام کو بنیادی اصول کے طور پر اختیار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مصنفہ نے جنگ اور جہاد کے مفاہیم میں فرق کو واضح کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں جنگ کا مقصد محض عسکری غلبہ حاصل کرنا نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے اور انصاف کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔ اس تحقیق میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوی کی جنگوں میں انسانی جانوں کے ضیاع کو کم سے کم رکھنے کی کوشش کی گئی[13]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اس میں اسلامی دفاعی نظام کو معاصر جنگی حالات کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے انسانی جان کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔

ریاستِ مدینہ کی ترقی اور دفاع میں نوجوان صحابہ کا کردار

ریاستِ مدینہ کے دفاعی اور معاشرتی نظام میں نوجوان صحابہ کے کردار پر ڈاکٹر سدم محمد شاہد ترمذی کا تحقیقی مضمون "ریاستِ مدینہ کی ترقی اور دفاع میں نوجوان صحابہ کا کردار" ایک اہم مطالعہ ہے جو **مجلہ البصریہ** کی جلد 6، شمارہ 2 میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنف نے نوجوان صحابہ کے علمی، معاشرتی اور دفاعی کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی معاشرے کی تشکیل اور دفاعی نظام کی مضبوطی میں نوجوانوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔

مصنف نے حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ، معاذ بن جبل اور مصعب بن عمیر جیسے صحابہ کے علمی و معاشرتی کردار کا ذکر کیا ہے، جبکہ دفاعی میدان میں حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ جیسے نوجوان صحابہ کی خدمات کو نمایاں کیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عہدِ نبوی میں دفاعی نظام محض عسکری قوت پر مبنی نہیں تھا بلکہ اس میں نوجوانوں کی تربیت، سماجی شعور اور اجتماعی ذمہ داری کو بنیادی حیثیت حاصل تھی[14]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ پہلو اس لیے اہم ہے کہ کسی بھی معاشرے میں عوامی سطح پر تربیت یافتہ افراد، خصوصاً نوجوان نسل، ہنگامی حالات میں اجتماعی ردِّ عمل کو مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ تحقیق شہری دفاع کے سماجی اور تربیتی پہلو کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں

معاصر سماجی اور دینی مباحث میں قدرتی آفات کے تناظر میں انسانی ذمہ داریوں کو اجاگر کرنے والی تحریروں میں محمد فہد حارث کا تحقیقی مضمون "قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں" قابلِ ذکر ہے جو ماہنامہ بینات، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مارچ 2023ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنف نے قدرتی آفات کے مواقع پر اسلامی تعلیمات کی

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

روشنی میں انسانی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔

مقالہ نگار کے مطابق سیرتِ نبوی میں اجتماعی مصائب اور آفات کے مواقع پر صبر، تعاون اور اجتماعی ذمہ داری کے اصول نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ اسی تناظر میں حدیث نبوی ﷺ کا یہ ارشاد پیش کیا جاتا ہے" :المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضًا "یعنی ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ آفات کے دوران انسانی جان کے تحفظ، باہمی تعاون اور خدمتِ خلق کی تعلیمات اسلامی معاشرتی نظام کا بنیادی حصہ ہیں[15]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ اس میں قدرتی آفات کے دوران اجتماعی تعاون اور انسانی جان کے تحفظ کو اسلامی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو جدید شہری دفاع کے بنیادی مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

سیلاب کی تباہ کاریاں اور ہماری دینی ذمہ داریاں

قدرتی آفات خصوصاً سیلاب کے تناظر میں انسانی ذمہ داریوں پر ابو عمار زاہد الراشدی کا مضمون "سیلاب کی تباہ کاریاں اور ہماری دینی ذمہ داریاں" ایک اہم تحریر ہے جو ماہنامہ الشریعہ، انڈیا کے ستمبر 2010ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنف نے سیلاب جیسے قدرتی سانحات کے دوران معاشرتی اور دینی ذمہ داریوں کو اجاگر کیا ہے۔

مقالہ نگار کے مطابق اسلام نے مصیبت اور آفت کے مواقع پر انسانی ہمدردی اور باہمی تعاون کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کی ہدایت ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدہ:2) اس بات کی واضح دلیل ہے کہ معاشرے کے افراد کو مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اس مضمون میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ قدرتی آفات کے دوران امدادی سرگرمیاں اور متاثرین کی مدد اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں[16]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحریر اس لیے اہم ہے کہ یہ انسانی جان و مال کے تحفظ اور امدادی سرگرمیوں کو دینی ذمہ داری کے طور پر پیش کرتی ہے، جو جدید شہری دفاعی نظام کے بنیادی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

خدمتِ خلق: اسلامی تعلیمات کا درخشندہ باب

اسلامی معاشرت میں خدمتِ خلق کی اہمیت کو اجاگر کرنے والی تحریروں میں شمیم اکرم رحمانی کا تحقیقی مضمون "خدمتِ خلق: اسلامی تعلیمات کا درخشندہ باب" قابلِ ذکر ہے جو **ملت ٹائمز، عمارت شریعہ پٹنہ** کے نومبر 2020ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنف نے اسلامی تعلیمات میں انسانی خدمت کے تصور کو واضح کیا ہے۔

مقالہ نگار کے مطابق اسلام میں انسانی خدمت کو عبادت کا درجہ دیا گیا ہے اور معاشرے کے کمزور اور مصیبت زدہ افراد کی مدد کو ایک اہم دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حدیث نبوی ﷺ کا یہ مفہوم بیان کیا جاتا ہے کہ "**الخلق عيال الله، فأحبهم إلى الله أنفعهم لعياله** "یعنی تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے بندوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو[17]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ یہ انسانی جان و مال کے تحفظ اور خدمتِ خلق کو اسلامی اخلاقی نظام کا بنیادی اصول قرار دیتا ہے، جو شہری دفاع کے انسانی پہلو کو مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خدمتِ خلق فلاح و نجات کا وسیلہ: اسلامی نقطۂ نظر سے ایک تجزیاتی مطالعہ

انسانی خدمت اور سماجی فلاح کے اسلامی تصور پر محمد اکرم حریری اور شازیہ رشدی عباسی کا تحقیقی مضمون "خدمتِ خلق فلاح و نجات کا وسیلہ: اسلامی نقطۂ نظر سے ایک تجزیاتی مطالعہ" علمی جریدے مجلہ نور معرفت، جلد 11، شمارہ 2 (اپریل۔جون 2020ء) میں شائع ہوا۔ اس تحقیق میں مصنفین نے اسلامی تعلیمات میں خدمتِ خلق کے تصور کا تجزیاتی جائزہ پیش کیا ہے۔

مقالہ نگاروں کے مطابق ناگہانی آفات اور ہنگامی حالات کے دوران انسانی ہمدردی، باہمی تعاون اور امدادی سرگرمیوں کو بروئے کار لانا اسلامی اخلاقیات کا بنیادی تقاضا ہے۔ مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ معاشرے کے افراد کو اجتماعی مصائب کے مواقع پر ایک دوسرے کی مدد کے لیے آگے بڑھنا چاہیے تاکہ انسانی جانوں کے ضیاع کو کم سے کم کیا جا سکے۔[18] شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی اہمیت اس لیے ہے کہ یہ آفات کے دوران انسانی جان کے تحفظ اور امدادی سرگرمیوں کو ایک دینی و اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کرتی ہے، جو شہری دفاع کے بنیادی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

مقاصدِ شریعت اور انسانی بنیادی حقوق

اسلامی فقہ اور انسانی حقوق کے باہمی تعلق کو واضح کرنے والی اہم تحقیقات میں پروفیسر ڈاکٹر سمیع اللہ بھٹو اور ڈاکٹر سیف اللہ بھٹو کا تحقیقی مضمون "مقاصدِ شریعت اور انسانی بنیادی حقوق" شامل ہے جو *The Scholar Research Journal* کے جنوری۔جون 2018ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد اور انسانی حقوق کے تصور کے درمیان تعلق کو تاریخی اور فقہی تناظر میں بیان کیا ہے۔

مصنفین کے مطابق شریعت کے بنیادی مقاصد یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ—در حقیقت انسانی حقوق کے جامع تصور کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اسلامی قانون کا بنیادی مقصد انسانی زندگی اور معاشرتی نظم کو محفوظ بنانا ہے۔ اس تحقیق میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی فقہ میں انسانی حقوق کا تصور جدید بین الاقوامی انسانی حقوق کے نظریات سے ہم آہنگ نظر آتا ہے۔[19]

شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی اہمیت اس لیے ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی انسانی جان اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ مقاصدِ شریعت کے اصول شہری دفاع کے اسلامی جواز کو واضح کرنے میں ایک مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

غزوات النبی پر مستشرقین کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

اسلامی عسکری تاریخ اور مستشرقین کے اعتراضات کے تنقیدی جائزے پر مبنی تحقیقی مضمون "غزوات النبی پر مستشرقین کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ" ڈاکٹر ارشد منیر، ڈاکٹر حامد اراوی اور ڈاکٹر کریم داد کی مشترکہ کاوش ہے جو **LAR Research Journal** کے جنوری۔جون 2018ء کے شمارے (جلد 4، شمارہ 1) میں شائع ہوا۔

اس مضمون میں مصنفین نے بعض مستشرقین کی تحریروں میں پیش کیے گئے اعتراضات کا تجزیاتی جائزہ لیا ہے اور تاریخی شواہد اور اسلامی مصادر کی روشنی میں ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مصنفین کے مطابق نبی کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی کو اس کے تاریخی اور

AL-AASAR Journal Vol. 3, No. 1 (2026)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com Print ISSN: 3006-6921

اخلاقی پس منظر سے الگ کر کے پیش کرنے سے بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ تحقیق میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ عہد نبوی کی جنگیں دراصل دفاعی نوعیت کی تھیں اور ان کا مقصد ظلم کے خاتمے اور امن کے قیام کو یقینی بنانا تھا۔[20]

شہری دفاع کے تناظر میں اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ اسلامی دفاعی حکمتِ عملی کے اخلاقی اور انسانی پہلوؤں کو واضح کرتی ہے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی جنگی اصولوں میں غیر جنگجو آبادی کے تحفظ اور انسانی جان کے احترام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جو جدید شہری دفاعی فلسفے کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

ناگہانی آفات وحادثات میں خدمتِ خلق: تعلیماتِ اسلامی کے تناظر میں

سیدہ شائلہ رباب رضوی کا تحقیقی مضمون "ناگہانی آفات و حادثات میں خدمتِ خلق: تعلیماتِ اسلامی کے تناظر میں" **مجلہ الاثر** (جلد 31، شمارہ 2، اپریل تا جون 2023) میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفہ نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آفات اور حادثات کے مواقع پر انسانی خدمت اور اجتماعی ذمہ داری کے تصور کو واضح کیا ہے۔ مضمون میں قرآن و سنت کی روشنی میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسانی جان کی حفاظت اور مصیبت زدہ افراد کی امداد محض سماجی فریضہ نہیں بلکہ ایک دینی ذمہ داری بھی ہے۔

مصنفہ کے مطابق اسلامی تعلیمات میں اجتماعی تعاون، ایثار اور خدمتِ خلق کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ قدرتی آفات کے مواقع پر معاشرے کے تمام طبقات کو باہمی تعاون کے ساتھ متاثرہ افراد کی مدد کے لیے متحرک ہونا چاہیے۔ مضمون میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تاریخ میں متعدد مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں مسلمانوں نے بحران اور آفات کے دوران اجتماعی سطح پر امدادی سرگرمیوں کو منظم انداز میں انجام دیا۔[21]

شہری دفاع کے تناظر میں اس مضمون کی اہمیت اس بات میں ہے کہ جدید شہری دفاعی نظام بھی آفات کے وقت انسانی جانوں کے تحفظ اور امدادی سرگرمیوں کی تنظیم پر زور دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خدمتِ خلق اور مصیبت زدہ افراد کی مدد کے اصول شہری دفاع کے بنیادی مقاصد—خصوصاً انسانی جان کے تحفظ—سے گہری مطابقت رکھتے ہیں۔

نفسیاتی جنگ کی بابت نبوی حکمتِ عملی: تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر حافظ رضوان عبداللہ اور ڈاکٹر حافظ محمد ارشد اقبال کا تحقیقی مضمون نفسیاتی "جنگ کی بابت نبوی حکمتِ عملی: تحقیقی مطالعہ" مجلہ **المعارف اسلامی ریسرچ جرنل** (جلد 19، شمارہ 2، جولائی تا دسمبر 2020) میں شائع ہوا اور تقریباً 15 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مضمون میں مصنفین نے نفسیاتی جنگ کے تصور کو اسلامی تعلیمات اور سیرتِ نبوی کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ مصنفین کے مطابق سیرتِ نبوی میں عسکری حکمت عملی کے ساتھ ساتھ نفسیاتی تدابیر کو بھی اہمیت دی گئی تھی۔ دشمن کے عزائم کو کمزور کرنا، اپنی قوت اور نظم وضبط کا تاثر قائم کرنا اور دشمن کو ذہنی طور پر مرعوب کرنا ان حکمت عملیوں میں شامل تھا۔ تاہم اس ضمن میں اخلاقی حدود کو ملحوظ رکھا جاتا تھا اور غیر ضروری خوف یا ظلم کا سہارا نہیں لیا جاتا تھا۔[22]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ جدید جنگوں میں نفسیاتی اثرات اور اطلاعاتی جنگ (Information warfare) اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیرتِ نبوی میں اختیار کی گئی متوازن حکمت عملی اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ دفاعی نظام میں

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

معلوماتی اور نفسیاتی پہلوؤں کو بھی مؤثر انداز میں منظم کرنا ضروری ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی دفاعی حکمتِ عملی اور اس کے معاصر اطلاقات

شوکت رؤف احمد اور پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر کا تحقیقی مضمون "رسول اکرم ﷺ کی دفاعی حکمتِ عملی اور اس کے معاصر اطلاقات" مجلہ **القلم ریسرچ جرنل** میں دسمبر 2019 میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے سیرتِ نبوی کے مختلف دفاعی اقدامات کو معاصر ریاستی اور عسکری نظام کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ مضمون میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دفاعی حکمت عملی میں کئی بنیادی اصول متعین کیے، جن میں داخلی امن کا استحکام، پڑوسی اقوام کے ساتھ متوازن تعلقات، جنگی میدان سے واقفیت، ماہر سپہ سالاروں کا انتخاب، معلومات کی رازداری اور عسکری تربیت جیسے عناصر شامل تھے۔ مزید برآں جنگ کے دوران غیر جنگجو افراد — خصوصاً عورتوں، بچوں اور بوڑھوں — کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا۔[23]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ اس میں سیرتِ نبوی کی دفاعی حکمت عملی کو جدید ریاستی نظام اور شہری سلامتی کے اصولوں سے مربوط کیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی دفاعی اصولوں میں انسانی جان و مال کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

حقِ دفاع: فقہ اسلامی اور مغربی قانون کا علمی و تقابلی جائزہ

پروفیسر مشتاق احمد، محمد زکریا اور عطاء الرحمن کا تحقیقی مضمون "حقِ دفاع: فقہ اسلامی اور مغربی قانون کا علمی و تقابلی جائزہ" مجلہ **الاعجاز ریسرچ جرنل** میں جولائی تا دسمبر 2020ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے اسلامی فقہ اور مغربی قانونی نظام میں حقِ دفاع کے تصور کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔

مصنفین کے مطابق اسلامی قانون میں دفاع کا حق بنیادی انسانی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اس تصور کے تحت فرد اور ریاست دونوں کو اپنی جان، مال اور معاشرتی نظم کے تحفظ کے لیے دفاعی اقدامات اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ مضمون میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی فقہ میں دفاع کے اصول اخلاقی حدود کے ساتھ مشروط ہیں۔[24]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ یہ واضح کرتا ہے کہ انسانی جان اور معاشرتی نظم کے تحفظ کو اسلامی قانون میں بنیادی حیثیت حاصل ہے، جو جدید شہری دفاعی نظریات اور بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

خلافتِ راشدہ کی داخلی حکمتِ عملی کے خدوخال: ایک تحقیقی جائزہ

ارشاد حسن اور محمد حیدر رضا کا تحقیقی مضمون "خلافتِ راشدہ کی داخلی حکمتِ عملی کے خدوخال: ایک تحقیقی جائزہ" مجلہ **Afkar Journal of Islamic and Religious Studies** (جلد 5، شمارہ 2، دسمبر 2021) میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں خلافتِ راشدہ کے دور کے انتظامی اور دفاعی نظم و نسق کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مصنفین نے صحت عامہ، سماجی تحفظ، داخلی سلامتی اور ریاستی اداروں کے کردار کو تاریخی شواہد کی روشنی میں بیان کیا ہے۔[25]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ خلافتِ راشدہ کے انتظامی نظام میں داخلی استحکام، عوامی نظم اور شہری

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فلاح کو بنیادی اہمیت دی گئی تھی۔ یہ اصول جدید شہری دفاعی نظام کے بنیادی مقاصد خصوصاً داخلی سلامتی اور معاشرتی استحکام سے ہم آہنگ ہیں۔

قیامِ امن کے لیے دفاعی اداروں کا کردار: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

فارض احمد فاروق اور ڈاکٹر رضیہ شبانہ کا تحقیقی مضمون "قیامِ امن کے لیے دفاعی اداروں کا کردار: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" مجلہ **ابحاث ریسرچ جرنل** (جلد 3، شمارہ 9، جنوری تا مارچ 2018) میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے قومی دفاعی اداروں کے کردار اور ان کی پیشہ ورانہ اہلیت کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دفاعی اداروں کی مؤثر کارکردگی کے لیے واضح قواعد و ضوابط، ادارہ جاتی تعاون اور معاشرتی ہم آہنگی ضروری عناصر ہیں۔[26]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ یہ ریاستی اداروں کے درمیان تعاون اور مؤثر حکمت عملی کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے، جو کسی بھی مؤثر شہری دفاعی نظام کے لیے بنیادی شرط ہے۔

بنیادی انسانی حقوق کا اسلام اور اقوام متحدہ کے منشور کی روشنی میں تقابلی جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد خان اور عبد الرحمن کا تحقیقی مضمون "بنیادی انسانی حقوق کا اسلام اور اقوام متحدہ کے عالمی منشور کی روشنی میں تقابلی جائزہ" مجلہ **الایضاح ریسرچ جرنل** کے دسمبر 2015ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

مضمون میں اسلامی تعلیمات اور اقوام متحدہ کے عالمی منشورِ حقوقِ انسانی کے درمیان تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مصنفین کے مطابق انسانی جان، مال اور عزت کے تحفظ کو اسلامی شریعت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے اور یہی اصول جدید عالمی انسانی حقوق کے منشور میں بھی مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔[27]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی انسانی جان اور بنیادی حقوق کا تحفظ ہے۔ اس طرح اسلامی تعلیمات اور بین الاقوامی انسانی قانون دونوں شہری دفاعی فلسفے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام: ایک تقابلی مطالعہ

محمد سعدل شخص اور حسن محمد کا تحقیقی مضمون "بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام: ایک تقابلی مطالعہ" مجلہ **The Scholar: Islamic Academic Research Journal** کے جنوری تا جون 2019 کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے اسلامی قانونِ جنگ اور جدید بین الاقوامی قانونِ انسانیت (International Humanitarian Law) کے بنیادی اصولوں کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔

مصنفین کے مطابق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کا بنیادی مقصد جنگ کے دوران انسانی جان، مال اور عزت کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے، جبکہ اسلامی شریعت میں بھی جنگ کے دوران اخلاقی حدود اور انسانی احترام کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ مضمون میں قرآن و سنت اور فقہی ذخیرے کی روشنی میں ان اصولوں کا جائزہ لیا گیا ہے جو غیر جنگجو افراد، قیدیوں اور شہری آبادی کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔[28]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور جدید بین الاقوامی قانون دونوں جنگی حالات میں انسانی جان و مال کے تحفظ کو بنیادی مقصد قرار دیتے ہیں، جو شہری دفاعی نظام کی نظریاتی بنیادوں سے ہم آہنگ ہے۔

جنگی قیدیوں کے حقوق اور تحلیلِ اسیری کے اسالیب: اسلامی بین الاقوامی قوانین اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت کا تقابلی مطالعہ

ڈاکٹر محمد طارق رمضان، ڈاکٹر عبد الغفور اور ڈاکٹر عامر حیات کا مشترکہ تحقیقی مضمون "جنگی قیدیوں کے حقوق اور تحلیلِ اسیری کے اسالیب" Pakistan Journal of Islamic Philosophy (جلد 3، شمارہ 2، جولائی تا دسمبر 2021) میں شائع ہوا۔

اس مضمون میں مصنفین نے جنگی قیدیوں کے حقوق کے حوالے سے اسلامی قانون اور جدید بین الاقوامی قانونِ انسانیت کے اصولوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ اسلامی فقہ میں قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کی جان و مال کے تحفظ اور ان کی رہائی کے مختلف طریقوں پر بحث کی گئی ہے۔ مضمون میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تاریخ میں قیدیوں کے ساتھ انسانی سلوک کے متعدد عملی نمونے موجود ہیں۔[29]

شہری دفاع کے تناظر میں اس مضمون کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ جنگی حالات میں انسانی وقار کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیتا ہے، جو جدید شہری دفاع اور انسانی تحفظ کے عالمی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

جنگی قیدیوں کے حقوق: شریعتِ اسلامیہ اور بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں

سید مبارک شاہ اور عبد الوہاب مفتی کا تحقیقی مضمون "جنگی قیدیوں کے حقوق: شریعتِ اسلامیہ اور بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں" مجلہ **الایضاح ریسرچ جرنل** کے جون 2015ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے اسلامی فقہ اور جدید بین الاقوامی قانون کے تناظر میں جنگی قیدیوں کے حقوق کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ مضمون میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ ایک اہم اخلاقی اور قانونی اصول ہے۔[30]

شہری دفاع کے تناظر میں اس مضمون کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ جنگی حالات میں انسانی وقار اور حقوق کے تحفظ کے اصولوں کو واضح کرتا ہے، جو جدید انسانی تحفظ اور شہری دفاعی فلسفے کا بنیادی جزو ہے۔

جنیوا کنونشن برائے حقوقِ اسیرانِ جنگ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر عتیق الرحمن اور ڈاکٹر غلام علی خان کا تحقیقی مضمون "جنیوا کنونشن برائے حقوقِ اسیرانِ جنگ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ" مجلہ **القلم ریسرچ جرنل** کے جون 2013ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں مصنفین نے جنیوا کنونشن کے تحت جنگی قیدیوں کے حقوق اور بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں کا جائزہ لیا ہے۔ مضمون میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ جنیوا کنونشن کا بنیادی مقصد جنگی حالات میں انسانی وقار اور بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنانا ہے۔[31]

شہری دفاع کے تناظر میں اس مضمون کی اہمیت اس بات میں ہے کہ جدید شہری دفاعی نظام اور بین الاقوامی انسانی قانون دونوں کا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مقصد جنگ کے تباہ کن اثرات کو محدود کرنا اور انسانی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔

انسانی حقوق کا تحفظ اور قیام امن: اسلامی نظام قضاء کے تناظر میں

عبد الغفور خان اور ڈاکٹر واحد بخش کا تحقیقی مضمون "انسانی حقوق کا تحفظ اور قیامِ امن: اسلامی نظامِ قضاء کے تناظر میں" مجلہ Peshawar Islamicus (جلد 13، شمارہ 2، جولائی تا دسمبر 2022) میں شائع ہوا۔

اس مضمون میں مصنفین نے اسلامی نظامِ عدل کے اصولوں کو انسانی حقوق اور معاشرتی امن کے قیام کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ مضمون کے مطابق اسلامی عدالتی نظام کا بنیادی مقصد معاشرے میں عدل و انصاف کو یقینی بنانا اور انسانی حقوق کے تحفظ کو ممکن بنانا ہے۔[32]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ معاشرتی امن اور انصاف کسی بھی دفاعی اور حفاظتی نظام کی بنیادی شرط ہوتے ہیں۔ جب ریاستی نظامِ عدل مؤثر ہو تو معاشرے میں امن و استحکام قائم رہتا ہے۔

بین الاقوامی قوانین کی تاریخ، دائرہ کار اور ضرورت و اہمیت: فقہ و شریعت کی روشنی میں

محمد طاہر اکبر کا تحقیقی مضمون "بین الاقوامی قوانین کی تاریخ، دائرہ کار اور ضرورت و اہمیت: فقہ و شریعت کی روشنی میں" **مجلہ الرقیم ریسرچ جرنل** (جلد 2، شمارہ 1، جنوری تا جون 2024ء) میں شائع ہوا۔ مصنف نے اس مضمون میں بین الاقوامی قانون کی تاریخی ترقی، اس کے دائرہ کار اور اس کی ضرورت و اہمیت کا جائزہ اسلامی فقہ کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ مضمون میں اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی فقہ میں بین الاقوامی تعلقات اور جنگ و امن کے اصول صدیوں پہلے سے موجود ہیں۔[33]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ مضمون اس لیے اہم ہے کہ یہ واضح کرتا ہے کہ بین الاقوامی قانون اور اسلامی فقہ دونوں جنگ کے اثرات کو محدود کرنے اور انسانی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے اصولوں پر زور دیتے ہیں۔

اسلام اور غیر جانبدارانہ انسانی خدمت

ندیم احمد فرحت اور ڈاکٹر ضیاء اللہ رحمانی کی یہ تحریر "اسلام اور غیر جانبدارانہ انسانی خدمت" **Institute of Policy Studies**، اسلام آباد سے 2022ء میں شائع ہوئی اور تقریباً 32 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتابچے میں اسلام میں انسانی خدمت کے اصولی اور عملی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ مصنفین نے واضح کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں انسانی خدمت کو مذہب، نسل اور قومیت کی تفریق سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ کتاب میں انسانی خدمت کے شرعی و اخلاقی اصولوں کے ساتھ ساتھ سماجی اداروں، مدارس اور فلاحی تنظیموں کے کردار پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔[34]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ تصنیف اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی بحران اور آفات کے دوران انسانی جانوں کے تحفظ اور امدادی سرگرمیوں کو منظم کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خدمتِ خلق کے اصول اس تصور کو مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اردو رسائل و جرائد میں شہری دفاع

شہری دفاع کے موضوع پر اردو زبان میں عوامی شعور پیدا کرنے کے لیے شائع ہونے والے رسائل اور معلوماتی کتابچے علمی و عملی اعتبار سے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں جن میں مختلف اوقات میں شہری دفاع سے متعلقہ مضامین شائع ہوتے رہے ہیں، مگر اب شائع نہیں ہو رہے۔ اس ضمن میں ہفت روزہ محافظِ وطن، ہفت روزہ شہری دفاع، آج کا شہری دفاع، اور آگ اور بچاؤ کی تدابیر جیسے ذرائع کو نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ہفت روزہ محافظِ وطن میں شہری دفاع کے عمومی اصول، ہنگامی حالات میں احتیاطی تدابیر، ابتدائی طبی امداد، اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال جیسے موضوعات پر مضامین شائع ہوتے رہے، جن کا بنیادی مقصد شہریوں میں دفاعی شعور پیدا کرنا اور انہیں ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے بنیادی معلومات فراہم کرنا تھا۔[35]

اسی طرح، ہفت روزہ شہری دفاع (نعمان پبلشرز، گوجرانوالہ، سے تقریباً 2011ء تک شائع ہوتا رہا) نے شہری دفاع کی عملی معلومات، تربیتی مواد اور حفاظتی اقدامات کے حوالے سے عوامی آگاہی میں حصہ ڈالا۔ اگرچہ یہ رسالہ محدود مدت تک شائع ہوا، لیکن اس کی اہمیت اس بات میں مضمر ہے کہ اس نے شہری دفاع کے نظریاتی اور عملی پہلوؤں کو عام فہم انداز میں عوام تک پہنچایا اور حفاظتی شعور کو فروغ دیا۔[36]

مزید برآں، مختصر معلوماتی کتابچہ آج کا شہری دفاع نے شہری دفاع کے بنیادی اصول، ہنگامی حالات میں ابتدائی اقدامات، عوامی تعاون اور اجتماعی ذمہ داری کے موضوعات کو سادہ مگر جامع انداز میں پیش کیا، جس سے عوامی سطح پر تربیت اور شعور پیدا کرنے میں مدد ملی۔[37] اس کے علاوہ، محکمہ شہری دفاع کی جانب سے شائع شدہ آگ اور بچاؤ کی تدابیر نے گھریلو، تجارتی اور کاروباری ماحول میں آگ کے خطرات اور ان سے بچاؤ کی عملی رہنمائی فراہم کی، جس سے شہری دفاع کے مؤثر نظام میں عوامی شمولیت اور عملی تیاری کو فروغ ملا۔[38]

مجموعی طور پر یہ رسائل اور کتابچے شہری دفاع کے عوامی پہلو کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ذرائع نہ صرف شہری دفاع کے عملی اور تربیتی اقدامات کو عام فہم انداز میں پیش کرتے ہیں بلکہ معاشرتی سطح پر حفاظتی شعور، اجتماعی ذمہ داری اور ہنگامی حالات میں مؤثر ردعمل کے لیے ایک بنیادی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ اس تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ شہری دفاع کا نظام صرف ریاستی اداروں تک محدود نہیں بلکہ اس کی کامیابی کے لیے عوامی آگاہی اور تربیت لازمی ہے۔

تحقیقی خلاء

معاصر اردو لٹریچر میں شہری دفاع کے موضوع پر جو مضامین اور تحقیقی تحریریں سامنے آئی ہیں، ان کا مجموعی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان میں جنگ کے انسانی اثرات، شہری آبادی کی مشکلات، اور ریاستی دفاعی پالیسیوں کے سماجی نتائج پر قابلِ قدر بحث موجود ہے۔ ان تحریروں میں عام طور پر اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ جدید جنگیں روایتی عسکری محاذوں تک محدود نہیں رہیں بلکہ ان کا سب سے زیادہ اثر شہری آبادی، بنیادی شہری ڈھانچے اور معاشرتی استحکام پر پڑتا ہے۔ اس لیے انسانی جان، شہری زندگی اور سماجی نظم کو محفوظ رکھنا جدید ریاستی ذمہ داری کا ایک لازمی تقاضا بن چکا ہے۔ اس پہلو کو بین الاقوامی انسانی قانون (International Humanitarian Law) میں بھی تسلیم کیا گیا ہے جہاں شہری دفاع کے نظام کو شہری آبادی کو جنگی خطرات اور آفات کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے ایک اہم

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

انسانی فریضے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔[39]

تاہم ان اردو مضامین کا تنقیدی جائزہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ اگرچہ ان میں جنگ کے انسانی اثرات اور شہری آبادی کے تحفظ کی ضرورت پر گفتگو موجود ہے، مگر اکثر مباحث عسکری حکمتِ عملی، سیاسی تجزیے یا عمومی سماجی تناظر تک محدود رہتے ہیں۔ شہری آبادی کے تحفظ کے لیے ایک مستقل اور منظم ادارہ جاتی نظام یعنی شہری دفاع کو بطور مرکزی ریاستی ذمہ داری کم ہی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ان تحریروں میں اسلامی علمی روایت، خصوصاً فقہُ السیرۃ، کے اصولی فریم ورک کو بھی کم ہی استعمال کیا گیا ہے جس کے ذریعے شہری دفاع کے تصور کو ایک منظم دینی و اخلاقی بنیاد فراہم کی جاسکتی تھی۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اردو لٹریچر میں شہری دفاع پر موجود مواد اگرچہ اس مسئلے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، لیکن اس کی نظریاتی تشکیل اور اصولی تعبیر ابھی مکمل طور پر واضح نہیں ہو سکی۔

اسی پس منظر میں یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ جدید جنگوں میں انسانی جان، شہری زندگی اور معاشرتی استحکام سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، جبکہ ریاستی ردِ عمل اکثر عسکری دائرے تک محدود رہ جاتا ہے۔ نتیجتاً شہری آبادی کے تحفظ کے لیے ایک جامع اور منظم نظام کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ معاصر اردو مضامین بالواسطہ طور پر اسی خلا کی نشاندہی کرتے ہیں، جہاں شہری دفاع کو محض ایک ہنگامی انتظام کے طور پر نہیں بلکہ ایک مستقل ریاستی اور سماجی نظام کے طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ شہری دفاع کا نظام دراصل جنگ، امن اور انسانی تحفظ کے درمیان ایک عملی پل کا کردار ادا کرتا ہے کیونکہ اس کا مقصد صرف جنگی حالات میں شہریوں کو بچانا نہیں بلکہ آفات اور ہنگامی حالات کے دوران معاشرتی نظم کو برقرار رکھنا اور متاثرہ افراد کی بحالی کو ممکن بنانا بھی ہوتا ہے۔[40]

فقہُ السیرۃ کے تناظر میں اس موضوع کا مطالعہ اس لیے اہم ہو جاتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی جان کے تحفظ، کمزور طبقات کی حفاظت، اور اجتماعی تعاون جیسے اصول واضح طور پر موجود ہیں۔ ریاستِ مدینہ کے دفاعی اقدامات اس بات کی مثال ہیں کہ دفاعی حکمتِ عملی کو صرف عسکری کامیابی تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ شہری معاشرے کے تحفظ کو بھی بنیادی اہمیت دی گئی۔ اسی لیے فقہُ السیرۃ کا منہج شہری دفاع کے معاصر مباحث کو ایک وسیع اخلاقی اور نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے جدید شہری دفاعی نظام کو اسلامی علمی روایت کے ساتھ مربوط کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح فقہُ السیرۃ نہ صرف تاریخی رہنمائی فراہم کرتی ہے بلکہ شہری دفاع کو انسانی تحفظ اور معاشرتی استحکام کے ایک جامع تصور کے طور پر بھی واضح کرتی ہے۔

اس مجموعی تنقیدی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ معاصر اردو شہری دفاعی لٹریچر میں اگرچہ جنگ کے انسانی اثرات اور شہری آبادی کے تحفظ کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے، تاہم اس موضوع کو فقہُ السیرۃ کے اصولی فریم ورک کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش ابھی محدود ہے۔ یہی وہ تحقیقی خلا ہے جسے موجودہ تحقیق پر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ شہری دفاع کو صرف ایک تکنیکی یا انتظامی سرگرمی کے طور پر نہیں بلکہ ایک جامع سماجی اور اخلاقی ذمہ داری کے طور پر سمجھا جائے جس کی بنیاد انسانی جان کے تحفظ، اجتماعی تعاون اور معاشرتی استحکام جیسے اصولوں پر قائم ہو۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نتائج تحقیق

اس تحقیقی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ شہری دفاع صرف ریاستی اداروں یا انتظامی نظام تک محدود نہیں بلکہ ایک جامع سماجی فریم ورک ہے جس میں عوامی شعور، تربیت، اور کمیونٹی کی شمولیت لازمی عناصر ہیں۔ تجزیاتی جائزے سے یہ بات سامنے آئی کہ اردو رسائل اور معلوماتی کتابچے، جیسے ہفت روزہ محافظِ وطن، ہفت روزہ شہری دفاع، آج کا شہری دفاع، اور آگ اور بچاؤ کی تدابیر، عوام میں حفاظتی شعور پیدا کرنے، ہنگامی حالات میں احتیاطی تدابیر اپنانے، ابتدائی طبی امداد کی معلومات فراہم کرنے، اور آگ و دیگر خطرات سے بچاؤ کے عملی طریقے سکھانے میں مؤثر رہے ہیں۔

مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شہری دفاع کے نظام کی کامیابی میں علمی اور عملی تربیت، اخلاقی ذمہ داری، اور کمیونٹی کی شرکت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں، شہری دفاع کے متعلق عوامی رسائل اور کتابچے عصری ضروریات کے مطابق نظریاتی اور عملی اصولوں کا امتزاج پیش کرتے ہیں، جس سے عوامی سطح پر مؤثر حفاظتی اقدامات ممکن ہوتے ہیں۔

سفارشات

عوامی آگاہی اور تربیت کے پروگرامز کو مستحکم کرنا: شہری دفاع کی تعلیم صرف تعلیمی اداروں یا ریاستی اداروں تک محدود نہ رکھی جائے بلکہ رسائل، جرائد، اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے عام شہریوں تک پہنچائی جائے۔

معاشرتی شمولیت کو فروغ دینا: کمیونٹی کی سطح پر شہری دفاع کے گروپس تشکیل دیے جائیں تاکہ ہنگامی حالات میں رضاکارانہ تعاون اور فوری ردعمل ممکن ہو۔

مواد کی عصری تشہیر: شہری دفاع کے اصولوں اور ہنگامی تیاری کے بارے میں مواد جدید ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا، اور موبائل ایپس کے ذریعے عوام تک پہنچایا جائے تاکہ نوجوان اور شہری زیادہ فعال حصہ لے سکیں۔

عملی تربیت کے ورکشاپس: ابتدائی طبی امداد، آگ و بچاؤ، اور قدرتی آفات کے ردعمل پر تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں تاکہ نظریاتی معلومات عملی صلاحیت میں تبدیل ہوں۔

مسلسل تحقیق اور تجزیہ: شہری دفاع کے نظام اور عوامی رسائل و کتابچوں کے اثرات کا مستقل تجزیہ کیا جائے تاکہ پالیسیاں اور تربیتی مواد وقت کے تقاضوں کے مطابق بہتر بنائے جاسکیں۔

مجموعی طور پر یہ نتائج اور سفارشات واضح کرتے ہیں کہ شہری دفاع کا مؤثر نظام تکنیکی انتظامات، اخلاقی اصول، کمیونٹی کی شمولیت، اور عوامی تربیت کے امتزاج پر مبنی ہونا چاہیے، اور اس کے لیے اردو علمی و تربیتی مواد ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حوالے

1۔ البوطی، محمد سعید رمضان، *فقہ السیرۃ النبویۃ*، دمشق: دار الفکر، 1991، ص، 25–29۔

2۔ صفی الرحمن مبارکپوری، *الرحیق المختوم*، لاہور: مکتبہ السلام، 2002، ص، 311–314۔

3۔ محمد حمید اللہ، *رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی* (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1993)، 178–182۔

4- International Committee of the Red Cross, Civil Defence in International Humanitarian Law (Geneva: ICRC, 2001), 2–4.

5۔ عاشق حسین، *اسلامی ریاست میں شہری دفاع کا تصور اور معاصرانہ تطبیق کا جائزہ*، ایم فل مقالہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، 2018–2020، 6–10

6۔ عاشق حسین، فلسفہ توکل کے تناظر میں عہد نبوی کے دفاعی اقدامات کا تحقیقی جائزہ"، الدرر ریسرچ جرنل، جلد 3، شمارہ 1، جنوری تا جون 2023

7 ۔ سعید الحق جدون اور بخت شید، "اسلامی قوانینِ دفاع کی معنویت عہدِ حاضر میں، *فکر و نظر*، جلد 53، شمارہ 2 (اسلام آباد)،

8 ۔ حافظ محمد یونس، "رسول اللہ ﷺ کا دفاعی نظام، *فکر و نظر*، جلد 17، شمارہ 9 (اسلام آباد، 1980)،

9 ۔ شاہ مصباح الدین شکیل، "رسول اللہ ﷺ کی دفاعی اور عسکری حکمتِ عملی، "*العالمی ریسرچ جرنل*، جلد 3، شمارہ 3 (2000)،

10 ۔ فضل ربی اور ارم سلطانہ، "صلح حدیبیہ: آنحضرت ﷺ کی سیاسی، معاشرتی اور دفاعی حکمتِ عملی، "*البصریہ ریسرچ جرنل*، جلد 30، شمارہ 5 2014ء

11۔ ڈاکٹر غلام رسول زاہد اور ڈاکٹر علی اکبر الازہری، قیام امن میں جدید ریاستی اداروں کا کردار تعلیمات قران کی روشنی میں ایک تجزیہ، العرفان تحقیقی مجلہ جولائی تا دسمبر 2022

12۔ عدنان ملک اور محمد دلشاد، "دفاعِ پاکستان کی جنگی حکمتِ عملی: سیرتِ نبوی کی روشنی میں، "*الثقافۃ الاسلامیہ*، جلد 44، شمارہ 4

13۔ ذیبا افتخار، "اسلامی نظامِ دفاع اور عہدِ جدید، "*مجلہ معارف*، جلد 8، شمارہ 1 (2018)۔

14۔ سید محمد شاہد ترمذی، "ریاستِ مدینہ کی ترقی اور دفاع میں نوجوان صحابہ کا کردار، "*مجلہ البصریہ*، جلد 6، شمارہ 2۔

15۔ محمد فہد حارث، "قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں، "*ماہنامہ بینات*) جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی)، مارچ 2023

16 ۔ ابو عمار زاہد الراشدی، "سیلاب کی تباہ کاریاں اور ہماری دینی ذمہ داریاں، "*ماہنامہ الشریعہ*) انڈیا)، ستمبر 2010

17۔ شمیم اکرم رحمانی، "خدمتِ خلق: اسلامی تعلیمات کا درخشندہ باب، "*ملت ٹائمز*) عمارت شریعہ پٹنہ)، نومبر 2020۔

18۔ محمد اکرم حریری، اور شازیہ رشدی عباسی، "خدمتِ خلق فلاح و نجات کا وسیلہ: اسلامی نقطۂ نظر سے ایک تجزیاتی مطالعہ، "*مجلہ نور معرفت*، جلد 11، شمارہ 2 (اپریل۔جون 2020)۔

19۔ سمیع اللہ بھٹو، اور سیف اللہ بھٹو، "مقاصدِ شریعت اور انسانی بنیادی حقوق، *The Scholar Research Journal* "جنوری–جون 2018۔

20۔ ارشد منیر، حامد اراوی، اور کریم داد، "غزوات النبی پر مستشرقین کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، *LAR Research Journal* 4"، شمارہ 1 (جنوری–جون 2018)

21۔ سیدہ شمائلہ رباب رضوی، "ناگہانی آفات و حادثات میں خدمتِ خلق: تعلیماتِ اسلامی کے تناظر میں، "*الاثر* 31، شمارہ 2 (اپریل–جون 2023):45۔

22 ۔ حافظ رضوان عبد اللہ اور حافظ محمد ارشد اقبال، "نفسیاتی جنگ کی بابت نبوی حکمتِ عملی: تحقیقی مطالعہ، "*المعارف اسلامی ریسرچ جرنل* 19، شمارہ 2 (2020):78۔

23 ۔ شوکت رؤف احمد اور حافظ محمود اختر، "رسول اکرم ﷺ کی دفاعی حکمتِ عملی اور اس کے معاصر اطلاقات، "*القلم ریسرچ جرنل*) دسمبر 2019):112

24۔ مشتاق احمد، محمد زکریا، اور عطاء الرحمن، "حقِ دفاع: فقہ اسلامی اور مغربی قانون کا علمی و تقابلی جائزہ، "الاعجاز ریسرچ جرنل 59 :(2020)۔

25۔ ارشاد حسن اور محمد حیدر رضا، "خلافتِ راشدہ کی داخلی حکمتِ عملی کے خد و خال: ایک تحقیقی جائزہ، Afkar Journal of Islamic and Religious " Studies 5، شمارہ 2 (2021):94۔

26۔ فارض احمد فاروق اور رضیہ شبانہ، "قیامِ امن کے لیے دفاعی اداروں کا کردار: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، "ابحاث ریسرچ جرنل 3، شمارہ 9 (2018):72۔

27۔ دوست محمد خان اور عبد الرحمن، "بنیادی انسانی حقوق کا اسلام اور اقوام متحدہ کے عالمی منشور کی روشنی میں تقابلی جائزہ، "*الایضاح ریسرچ جرنل*، دسمبر 2015):41۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

28۔ محمد سعدل شخص اور حسن محمد، "بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام: ایک تقابلی مطالعہ، *The Scholar: Islamic Academic Research Journal* " جنوری–جون 2019): 67۔

29۔ محمد طارق رمضان، عبد الغفور، اور عامر حیات، "جنگی قیدیوں کے حقوق اور تحلیلِ اسیری کے اسالیب: اسلامی بین الاقوامی قوانین اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت کا تقابلی مطالعہ، *Pakistan Journal of Islamic Philosophy* 3 "، شمارہ 2 (2021): 91۔

30۔ سید مبارک شاہ اور عبد الوہاب مفتی، "جنگی قیدیوں کے حقوق: شریعتِ اسلامیہ اور بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں، "*الایضاح ریسرچ جرنل* (جون 2015): 53۔

31۔ عتیق الرحمن اور غلام علی خان، "جنیوا کنونشن برائے حقوقِ اسیرانِ جنگ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ، "*القلم ریسرچ جرنل*)جون 2013): 71

32۔ عبد الغفور خان اور واحد بخش، "انسانی حقوق کا تحفظ اور قیامِ امن: اسلامی نظامِ قضاء کے تناظر میں، *Peshawar Islamicus* 13 "، شمارہ 2 (2022): 98۔

33۔ محمد طاہر اکبر، "بین الاقوامی قوانین کی تاریخ، دائرہ کار اور ضرورت و اہمیت: فقہ و شریعت کی روشنی میں، "*الرقیم ریسرچ جرنل* 2، شمارہ 1 (2024): 42۔

34۔ ندیم احمد فرحت اور ضیاء اللہ رحمانی، *اسلام اور غیر جانبدارانہ انسانی خدمت* اسلام آباد: انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، 2022

35 ۔ ہفت روزہ محافظِ وطن، شہری دفاع سے متعلق عوامی آگاہی کا ہفت روزہ جریدہ

36 ۔ ہفت روزہ شہری دفاع، گوجرانوالہ: نعمان پبلشرز، تقریباً 2011ء

37 ۔ آج کا شہری دفاع، شہری دفاع سے متعلق معلوماتی کتابچہ

38۔ شہری دفاع، آگ اور بچاؤ کی تدابیر، محکمہ شہری دفاع، 1965ء

39- International Committee of the Red Cross, Civil Defence in International Humanitarian Law (Geneva: ICRC, 2001), 2

40۔ محمد سعید رمضان البوطی، *فقہ السیرۃ النبویۃ* دمشق: دار الفکر، 1991، 27–29۔